ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
راولپنڈی میں پریس کے نمائندوں سے خطاب فرما رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Hazrat Khalifatul Masih III addressing a press conference at Rawalpindi.

ایڈیٹر
نسیم سیفی

نومبر 1967

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا"

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ

تحریک جدید ربوہ

نومبر ۱۹۶۷ء

ایڈیٹر

نسیم سیفی

چندہ سالانہ:- دو روپیہ فی پرچہ:- بیس پیسے

جملہ خط و کتابت بنام مینیجنگ ایڈیٹر ہونی چاہیئے

ترتیب

• بھوٹ کا تدارک	صـ۲
• ایک شعر	۵
• فجی	۵
• بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام اور اس کے نتائج۔	۶
• احمدیہ مشن غانا	۱۲
• سویرا (نظم)	۱۳
• شذرات	۱۴
• مغرب پیاسا ہے	۱۶
• تحریک جدید کی خبریں	۱۹
• اشتہارات	۲۰ تا ۲۴

پبلشر:- عبداللطیف خان

مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت:- دفتر ماہنامہ تحریک جدید

دفاتر تحریک جدید انجمن احمدیہ

پاکستان - ربوہ ✣

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳ | ماہنامہ تحریک جدید ربوہ | شمارہ ۱۱

نبوت ۱۳۴۶ھش ؛ نومبر ۱۹۶۷ء

جھوٹ کا تدارک

دنیا میں بہت سی خرابیاں جھوٹ یا غلط فہمی سے پیدا ہوتی ہیں۔ اگر ہر شخص یہ تہیہ کر لے کہ وہ کسی حال میں بھی جھوٹ نہیں بولے گا اور اپنی ہر غلط فہمی کو دُور کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہے گا اور غلط فہمی دُور ہونے کے سامان پیدا کر دیئے جائیں تو اُن سے پُورا پُورا فائدہ اُٹھا کر اپنے دل کو صاف کر لے گا تو یقیناً یہ بات ہم سب کے لئے از حد مفید ثابت ہو اور لوگ ایک دوسرے سے حقیقی مومن کی طرح ملنے جُلنے اور معاملہ کرنے لگیں۔ لیکن مشکل تو یہ ہے کہ بعض لوگ دیدہ دانستہ طور پر جھوٹ بولنے میں کوئی عار نہیں سمجھتے اور اگر کبھی کوئی غلط فہمی پیدا ہوتی ہے تو اُس کو رفع کرنے کی بجائے نہایت حفاظت سے اسے محفوظ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں اور اُسے ہوا دیتے ہیں۔ حیرت ہے کہ ایسے لوگوں کا ضمیر انہیں کیوں ملامت نہیں کرتا۔ اور اگر ملامت کرتا ہے تو وہ کیوں اپنی فطرت کو مسخ کر کے غلط فہمی کو راسخ کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

حال ہی میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک پریس کانفرنس کے موقع پر اپنے سفرِ یورپ کے متعلق فرمایا کہ یہ سفر اللہ تعالیٰ سے تضرعانہ دعاؤں کے ساتھ اور اس خالقِ حقیقی کی طرف سے خوش آئند اشارات ملنے پر اختیار کیا گیا تھا۔ بات صاف اور سیدھی تھی لیکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جن لوگوں کو صاف اور سیدھی باتوں سے اِک بَیر سا ہے انہیں بھلا کیوں پسند آتی۔ اُنہوں نے اِن اشارات کو وحی بتایا اور اس وحی کو دعویٰ نبوّت سے تعبیر کیا۔ اِس کی تردید میں محترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے جو بیان شائع کروایا ہے اُس کا متن افادۂ عام کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

"ہر احمدی کے لئے یہ بات ہمیشہ رنج اور تکلیف کا موجب رہی ہے کہ بعض مخالفین نا سمجھی اور بعض دشمنی کی بناء پر ہماری جماعت کی طرف ایسے عقائد منسوب کر دیتے ہیں جو حقیقت میں ہمارے نہیں ہوتے۔ اِسی سلسلہ میں لائل پور کے ایک ہفت روزہ اخبار نے نہایت دیدہ دلیری سے سیّدنا حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف یہ منسوب کر کے شائع کر دیا ہے کہ گویا حضور نے نبوّت کا دعویٰ کر دیا ہے اور یہ کہ اسے معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ہماری جماعت کے دوست دوبارہ بیعتِ نبوّت کر کے تجدیدِ بیعت کر رہے ہیں۔ اِس بات کو پیش کر کے اِس اخبار نے نہایت غیر ذمہ وارانہ نوٹ شائع کیا ہے جو ہمارے دلوں کو زخمی کرنے والا اور دوسرے مسلمان بھائیوں کو اشتعال دلانے والا ہے اور ایسا اُکسانے والا طریق اختیار کیا ہے جس سے یقیناً امنِ عامہ کو خطرہ پیدا ہو سکتا ہے۔

ہماری جماعت کے دوست تو اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ بات غلط، بے بنیاد اور محض افترا ہے۔ تاہم مَیں اِس اعلان کے ذریعہ دوسرے دوستوں پر بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے ہرگز نبوّت کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ ہی کوئی تجدید بیعت کی تحریک جاری کی گئی ہے۔

مذہبی جذبات نہایت نازک جذبات ہوتے ہیں اور اِس دائرے میں کسی کی طرف معمولی سی بات بھی غلط منسوب کرنا تکلیف کا موجب ہوتا ہے کجا یہ کہ بے بنیاد طور پر اتنا بڑا دعویٰ منسوب کر دیا جائے۔ ہماری جماعت اِس بات پر یقین رکھتی ہے کہ حضرت ختمی مآب سرورِ کائنات فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اُمّتی آنجنابؐ کی غلامی میں اور شریعتِ قرآنیہ کے تابع ہوتے ہوئے مقامِ نبوّت سے سرفراز ہو سکتا ہے لیکن یہ وہی شخص ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ خود اپنی وحی کے ذریعہ اس مقام سے سرفراز کرے اور صریح طور پر نبی کے نام اور لقب سے نوازے، ورنہ نہ کسی کا حق ہے اور نہ کسی شخص کو جرأت ہو سکتی ہے کہ ایسا دعویٰ کرے، بلکہ جھوٹے طور پر ایسا دعویٰ کرنے والا

بموجب آیہ کریمہ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۝ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۝ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے غضب اور گرفت کے نیچے ہے۔ کسی کی طرف نبوّت کا دعویٰ منسوب کرنا اتنی بڑی جسارت ہے، کہ اِس اخبار کے ایڈیٹر صاحب کو بغیر تحقیقات محض قیاسات پر گمان کر کے اور عواقب کو نظر انداز کر کے ایسا نوٹ شائع کرنا ہرگز مناسب نہ تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف اب بھی اِس اُمّت کے نیک لوگوں کو حاصل ہو سکتا ہے اور تیرہ سَو سال میں ہزاروں لاکھوں اولیاء اِس شرف سے نوازے گئے اور جیسا کہ اُمم سابقہ کے اولیاء کو یہ انعام عطا ہوا اسی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اس خیر اُمّت کے بزرگوں کو اِس انعام سے حصّہ ملا ہے کیونکہ اِس اُمّت کے لوگ جس بزرگ ہستی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان اور قوتِ قدسیہ کے ذریعہ قربِ الٰہی کے درجات حاصل کرتے ہیں وہ اُمم سابقہ کو حاصل نہیں لیکن قطع نظر اِس سے امر واقعہ کے طور پر یہ ہرگز درست نہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے کسی پریس کانفرنس میں یہ الفاظ استعمال کئے ہوں کہ "مجھ پر اللہ تعالیٰ کی وحی نازل ہوئی" جیسا کہ اس پریس کانفرنس کی روئداد شائع کرنے والے بہت سے دوسرے اخبار شاہد ہیں۔

پس مَیں تمام دوستوں تک یہ بات پہنچا دینا ضروری خیال کرتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی طرف جو باتیں منسوب کی گئی ہیں وہ ہرگز درست نہیں اور ایسا بیان دینے والے یا کسی گہری غلط فہمی کا شکار ہیں یا دیدہ دانستہ اس راہ پر چل نکلے ہیں جو نہایت خطرناک راہ ہے۔

مَیں اِس موقعہ پر حکومت کے ذمہ وار اداکین کی توجہ بھی اِس نہایت دلآزار اور خلافِ حقیقت اور اشتعال دلانے والے نوٹ کی طرف مبذول کرانا ضروری سمجھتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ فوری طور پر ایسے عنصر کی روک تھام کی جائے گی۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۴ر اکتوبر ۱۹۶۷ء)

ایک شعر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق
اِس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدّعا یہی ہے

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عربی، اُردو اور فارسی میں اللہ تعالیٰ کی حمد، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ کا بیان، اسلام کی زبوں حالی اور پھر اُبھرنے کا یقین، اپنے دعاوی اور پیشگوئیوں کو نہایت دلکش اور عام فہم پیرائے میں نظم میں پیش فرمایا ہے لیکن آپ نظم محض نظم کہنے کے لئے یا فنِ شعر کے اظہار کیلئے ہرگز نہیں کہتے تھے۔ آپ ایک عظیم مقصد کو پیشِ نظر رکھ کر محض اس لئے کہ بعض طبائع نظم سے زیادہ متاثر ہوتی ہیں اور اس طرح ان کو حقیقت سے زیادہ قریب لایا جاسکتا ہے، شعر کہتے تھے۔ مندرجہ بالا شعر میں حضورؑ نے صاف الفاظ میں فرما دیا ہے کہ شعر کہنے سے حضورؑ کا مقصد شاعری کو زنانہ تھا۔ احمدی شعراء کا بھی یہ مطمحِ نظر ہونا چاہیئے کہ وہ شعر کہیں تو صرف ایک بلند اور عظیم مقصد کو سامنے رکھ کر اور پھر وہ بھی اس لئے تا ان کے اشعار سے بھٹکی ہوئی روحیں راہِ راست پر آجائیں۔ اور مومنوں کے ازدیادِ ایمان کا باعث ہو۔

فجی

مکرم مولوی نورالحق صاحب انور مبلغ فجی تحریر فرماتے ہیں کہ اسلام کے پیغام کو زیادہ سے زیادہ وسیع حلقہ تک پہنچانے کے لئے آپ نے ایک رسالہ "دی مسلم ہارنجر" کا اجراء فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پرچے کی اشاعت کو بابرکت کرے اور اس کو فجی کے کونے کونے میں اسلام کا پیغام پہنچانے کا ذریعہ بنائے اور مکرم مولوی انور صاحب کو اس کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق دے۔ آمین ـــــ نیز مولوی صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں،

"مئی کے پہلے ہفتہ میں مختصر غیر حاضری کے علاوہ بیشتر وقت مرکز "سووا" میں گزرا۔ ماہ اپریل کے آخر میں فجی ریڈیو سٹیشن سے نشر ہونے والے مذہبی پروگرام میں ہماری جماعت کے خلاف ایک تقریر نشر کی گئی اس پر میں فجی براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کے مینجر سے ملا اور ان سے احتجاج کرنیکے علاوہ یہ مطالبہ کیا کہ ہمیں ریڈیو پر جوابی تقریر کا موقع دیا جائے اور تحریری معافی مانگی جائے۔ مخالفین نے پوری کوشش کی کہ میری جوابی تقریر نہ ہوسکے مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے تمام منصوبوں کو خاک میں ملا دیا۔ ریڈیو پر میری تقریر بھی ہوئی اور کارپوریشن نے معافی کا خط بھی لکھا اور زبانی بھی اظہارِ افسوس کیا۔"

بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام اور اُس کے نتائج

(تقریر مولانا نذیر احمد صاحب مبشر بر موقع جلسہ سالانہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۵)

(سلسلہ کے لئے دیکھئے تحریک جدید اگست ۱۹۶۷ء)

غانا میں ہمارا مشن ۱۹۲۱ء میں قائم ہوا۔ پاکستانی مبلغین کے علاوہ یہاں ایک کافی تعداد لوکل مبلغین کی بھی کام کر رہی ہے۔ اِس مشن کو یہ اہمیت حاصل ہے کہ پاکستان کے بعد سب سے بڑی جماعت پائی جاتی ہے جس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے روز افزوں ترقی ہو رہی ہے۔ گزشتہ سال اِس مشن کے ذریعہ ۱۳۸۰ افراد نے اسلام قبول کیا۔ دو نئی مساجد تعمیر ہوئیں اور پانچ نئے سکول جاری ہوئے۔ اب غانا میں سکولوں کی تعداد ۲۸ تک پہنچ گئی ہے۔ مساجد کی تعداد ۱۶۳ ہے۔ ایک نیا مشن بن رہا ہے اور اس وقت تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ ۹ لاکھ روپے کے قریب اس مشن کا بجٹ ہے اور ایک اخبار جاری ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے سارے ملک میں احمدیہ مشن کا نہایت گہرا اثر ہے اور ملک کے ہر طبقہ کے لوگ جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کے معترف ہیں۔ چنانچہ ایک موقع پر غانا پارلیمنٹ کے ڈپٹی سپیکر نے یہ بیان دیا:-

"یہ امر ہمارے مشاہدہ میں آیا ہے کہ اگر احمدیہ جماعت اسلام کے احیاء اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی جدوجہد نہ کرتی تو اسلام مادیات کے تھپیڑوں میں کبھی کا دب چکا ہوتا میں چشم دید گواہ ہوں کہ سلسلہ احمدیہ کی مساعی کے نتیجہ میں اسلام دنیا کے مختلف ممالک میں سربلندی حاصل کر رہا ہے اور یہ کہنے میں مبالغہ نہ ہوگا کہ اس دور کی انسانی تاریخ کا سب سے اہم واقعہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ ہے۔"

نائیجیریا مشن ۱۹۲۱ء سے قائم ہے۔ اس مشن نے اسلامی تعلیم کے مختلف پہلوؤں پر کئی کتب اور پمفلٹ لاکھوں کی تعداد میں شائع کر کے ملک کے ہر طبقہ میں پھیلائے ہیں۔ حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ "لائف آف محمدؐ" کے نام سے انگریزی زبان میں تالیف فرمائی جسے

آکسفورڈ یونیورسٹی پریس نے شائع کیا اور آج تک یہ کتاب مغربی افریقہ کے تمام سکولوں کے نصاب میں شامل ہے۔ انگریزی میں ہفتہ وار اخبار ٹرتھ بھی یہاں سے شائع ہوتا ہے۔ اسی طرح میڈیکل مشنری بھی اس ملک میں بھجوائے گئے ہیں ان کے ذریعہ بھی اسلام کی کامیاب تبلیغ ہو رہی ہے۔

سیرالیون مشن نے ۲۱ سکول جاری کئے ہیں جن میں سے تین سیکنڈری سکول ہیں۔ ان کے علاوہ لائبیریا، آئیوری کوسٹ اور گیمبیا کے سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مسٹر فمارا محمد سنگھاٹے گورنر جنرل کے عہدہ پر فائز ہیں۔

تراجم قرآن مجید

تبلیغ کا ایک بہت بڑا ذریعہ قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم اور اُن کی اشاعت ہے۔ چنانچہ اس وقت تک جماعت کی طرف سے قرآن کریم کی مکمل تفسیر انگریزی زبان میں شائع ہو چکی ہے۔ یہ تفسیر پانچ جلدوں میں تین ہزار صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔ اور علمی حلقوں میں اس کی بہت قبولیت ہو رہی ہے۔

اس کے علاوہ اسی تفسیر کا خلاصہ بھی پریس میں چھپ رہا ہے۔ اس طرح ایک ہی جلد میں سارا قرآن مجید تفسیری نوٹوں کے ساتھ میسر آجائے گا۔ اور وہ لوگ جو بڑی تفسیر سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے وہ اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ اسی طرح قرآن مجید انگریزی کے تین ایڈیشن چھپ کر ختم ہو چکے ہیں اور اب چوتھا ایڈیشن بھی تیار ہو گیا ہے اور اس ترجمہ کی مانگ اس قدر زیادہ ہے کہ کوئی دن ایسا نہیں ہوتا جبکہ اس کی مانگ کے خطوط نہ آتے ہوں۔

اسی طرح ڈچ اور جرمن زبان میں بھی قرآن مجید کے تراجم دو مرتبہ شائع ہو چکے ہیں۔ اب ان کی بڑھتی ہوئی مانگ کے پیش نظر پاکستان میں شائع کرنے کی تجویز ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی طرح مشرقی افریقہ کی سواحیلی زبان میں بھی ترجمہ چھپ چکا ہے۔ اب اس کے دوسرے ایڈیشن کی تیاری ہو رہی ہے۔ فرنچ زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ پر نظر ثانی ہو چکی ہے۔ اب تفسیری نوٹس کا ترجمہ کروایا جا رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی یہ ترجمہ بھی چھپنے کے لئے پریس میں دیدیا جائیگا۔

اس سلسلہ میں ایک خوشخبری بھی میں احباب جماعت کو سناتا ہوں کہ ڈینش زبان میں قرآن مجید کا مکمل ترجمہ ہو چکا ہے اور ہمارے مشن کی طرف سے اس کے سات پارے تفسیری نوٹس کے ساتھ بھی شائع ہو چکے تھے۔ اب یہ ترجمہ مکمل ہو کر شائع ہو چکا ہے۔ ترجمہ کے ساتھ تفسیری نوٹس بھی ہیں۔ انشاء اللہ فروری میں یہ ترجمہ مکمل ہو کر آجائے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل اور احسان ہے کہ وہ اپنے فضل سے تبلیغ کی راہوں میں آسانیاں پیدا کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ روسی، سپینش، اٹالین زبانوں میں بھی تراجم تیار ہیں لیکن ابھی تک شائع نہیں ہوئے۔ افریقہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی زبانوں میں سے فینٹی زبان میں ترجمہ مکمل ہو چکا ہے اور پانچ پاروں پر نظر ثانی بھی کی جا چکی ہے۔ مینڈی زبان میں بھی قرآن کریم کے بیس پاروں کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ یوروبا زبان میں بھی ترجمہ ہو رہا ہے۔

مشرقی افریقہ کی زبانوں میں سے کیکویو اور لوہیا زبانوں میں تراجم تیار ہیں۔

انڈونیشین زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر دس پارے تک مکمل ہو چکی ہے اور بقیہ زیر ترجمہ ہے۔ انڈونیشین ترجمہ قرآن کی پہلی جلد چھپنی شروع ہو چکی ہے۔

تراجم قرآن کے علاوہ جو لٹریچر مرکز اور دیگر مشنوں کی طرف سے شائع ہوتا ہے اس کی تفصیل بیان کرنے کے لئے وقت نہیں۔

گزشتہ سال دنیا کی یکصد لائبریریوں میں تفسیر القرآن انگریزی کے مکمل سیٹ بھجوائے گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مشہور عالم کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی انگریزی زبان میں لندن میں ایک لاکھ کی تعداد میں چھپنا شروع ہو گئی ہے۔

یوگنڈا (مشرقی افریقہ) کی زبان لوگنڈی میں قرآن مجید کے پانچ پاروں کا ترجمہ مختصر نوٹس کے ساتھ شائع کر دیا گیا ہے۔ اس ترجمہ پر وہاں کے اخبارات نے بھی بہت تبصرے لکھے۔ حکومت یوگنڈا کے سرکاری اخبار Omukulemberez نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا:-

"یوگنڈا کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ ہم یہ خوش کن خبر اپنے قارئین تک پہنچا رہے ہیں کہ لوگنڈا زبان میں ترجمۃ القرآن کی پہلی جلد جو پانچ پاروں پر مشتمل ہے شائع ہو گئی ہے۔ مسلمانوں کی مدت سے یہ آرزو تھی کہ قرآن کریم کا ترجمہ ان کی اپنی زبان میں شائع ہو تا وہ خدا کے مقدس کلام کو سمجھ سکیں۔ اس ترجمہ کے ساتھ ایک حد تک اُن کی ضرورت پوری ہو گئی ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ یوگنڈا احمدیہ مشن نے یہ مشکل کام اپنے ہاتھ میں لیا۔" (الفضل ۶ رجون ۱۹۶۰ء)

تعمیر مساجد

مساجد انسانی معاشرہ کے اندر بڑا ضروری کردار ادا کرتی ہیں۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں قیام مساجد کی طرف بھی بہت توجہ دی۔ اس وقت تک جو مساجد مکمل ہو چکی ہیں ان کی تفصیل یہ ہے:-

امریکہ	۳	انڈونیشیا	۵۷
انگلستان	۱	شمالی بورنیو	۳
فلسطین	۱	سنگاپور	۱
غانا	۱۶۳	سوئٹزرلینڈ	۱
ہالینڈ	۱	جرمنی	۲
سیرالیون	۴۰	مارشس	۶

ڈنمارک	۱	یوگنڈا	۱۰
نائیجیریا	۱۸	تنزانیہ	۹
کینیا	۳		

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کُل ۳۲۰ مساجد ہیں۔

نائیجیریا میں اِس وقت چار مساجد اور زیرِ تعمیر ہیں۔ ڈنمارک میں احمدی بہنوں کے چندہ سے مسجد خدا کے فضل سے تکمیل کے آخری مراحل طے کر رہی ہے۔

یورپ، امریکہ اور افریقہ کے علاوہ انڈونیشیا، بورنیو، فجی اور ملایا میں جماعت احمدیہ کے مشن قائم ہیں۔ پاکستان اور افریقہ کو چھوڑ کر ہماری سب سے زیادہ جماعت انڈونیشیا میں ہے۔ یہاں ۵۷ مساجد ہیں۔ پاکستانی مبلّغین کے علاوہ ۱۳۰ مقامی مبلّغین بھی فریضۂ تبلیغ سرانجام دے رہے ہیں اور ان مقامی مبلّغین میں سے کئی قادیان آکر دینی تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔ اب بھی ربوہ میں انڈونیشیا کے چھ طالب علم دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

ہمارے تبلیغی نظام کا ایک حصّہ سکول اور کالج بھی ہیں۔ چنانچہ مشرق و مغرب میں جماعت نے اپنے تعلیمی ادارے بھی قائم کئے ہیں۔ مشرقی افریقہ میں یوگنڈا اور تنزانیہ میں سکول قائم ہیں۔ مغربی افریقہ میں غانا، نائیجیریا اور سیرالیون میں ہمارے سکولوں کی تعداد ۵۹ تک جا پہنچی ہے۔ غانا میں ایک مشنری کالج کا بھی اجراء کیا گیا ہے، تاکہ تبلیغ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیشِ نظر خود افریقنوں کو ہی تیار کیا جائے۔

جماعت احمدیہ کی تعلیمی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے سیرالیون کے وزیر رسل و رسائل آنریبل کانڈے بورے نے ایک موقع پر فرمایا:۔

"ایک بہت ہی قلیل عرصہ میں جماعت احمدیہ نے بڑے کارنامے کر دکھائے ہیں۔ تعلیم کے لحاظ سے بہت سے پرائمری سکولوں کے علاوہ سیکنڈری سکول بھی قائم ہیں۔ لوگوں کی خدمت کے لئے احمدی ڈاکٹر تشریف لا رہے ہیں اور لوگوں کی روحانی اصلاح کے لئے مبلّغین ملک کے تقریباً ہر حصّہ میں موجود ہیں۔"

(الفضل ۸ فروری ۱۹۶۲ء)

مبلّغین کی تبلیغی کوششوں اور سکولوں کے قیام کی وجہ سے جماعت کا اثر اور وقار دنیا کے ممالک میں بڑھ رہا ہے۔ بالخصوص افریقہ کے ممالک میں عیسائیت کے مقابلہ پر اسلام غالب آ رہا ہے۔

نومبر ۱۹۶۶ء میں مشرقی افریقہ کے تمام سکولوں کے سینئر کیمبرج کے سالانہ امتحان میں تاریخ کے پرچہ میں ایک سوال یہ بھی پوچھا گیا تھا (اور یہ پرچہ انگلینڈ سے مرتّب ہو کر آتا ہے) کہ:۔

"Describe the work and influence in East Africa of the Ahmadiyya Mision."

یعنی مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ
کی تبلیغی سرگرمیاں اور ان کے اثرات
بیان کریں؟"

یہ مختصر سا خاکہ ان کوششوں کا ہے جو اسلام کی تبلیغ اور اس کی نشأۃِ ثانیہ کے استحکام کے لئے جماعت احمدیہ کی طرف سے جاری ہیں ——— اب سوال یہ ہے کہ کیا ہم اُن ذمہ داریوں کو ادا کر رہے ہیں جو اس کے نتیجہ میں ہم پر عائد ہوتی ہیں۔ جب تک ہم میں سے ہر فرد اسلام کے دوبارہ احیاء کے لئے اپنے عمل سے اس کا ثبوت نہ دیگا ہم خدائی وعدوں کے پورا ہونے کے دن کو قریب لانے کی بجائے پیچھے ڈالنے والے نہ ہوں۔

تحریکِ جدید کی اہمیت

تبلیغِ اسلام کا یہ سارا نظام جو ممالکِ بیرون میں قائم کیا جا رہا ہے اس کے اخراجات کا بوجھ صرف تحریکِ جدید کے چندوں پر ہے۔ گویا تحریکِ جدید بیرونی مشنوں کے لئے رگِ حیات کی حیثیت رکھتی ہے پس جب تک ہم تحریکِ جدید کو مضبوط نہیں کریں گے ظاہر ہے اُس وقت تک ہمارا تبلیغی نظام بھی مضبوط نہیں ہو سکتا۔ اِس وقت دنیا کا بہت بڑا حصہ ایسا ہے جہاں ہم اپنی مالی مجبوریوں کے پیشِ نظر تبلیغِ اسلام کے کام کو شروع نہیں کر سکتے۔ کام کے لئے صرف روپیہ ہی نہیں بلکہ خدمتِ دین کا جذبہ رکھنے والے اور اپنے وقت اور خداداد طاقتوں کی قربانی کرنے والے افراد کی بھی ضرورت ہے جو اپنی زندگیاں خدمتِ دین کے لئے وقف کریں۔ جماعت نے ابھی تک وقفِ زندگی کی تحریک کی طرف پوری توجہ نہیں دی اور بعض لوگوں کے دلوں میں یہ وساوس بھی پیدا ہوتے ہیں کہ وقف کر کے ہم گزارہ کیسے کریں گے تو وہ دنیا کمانے اور آرام کی زندگی گزارنے کو اسلام کی خدمت کی زندگی پر ترجیح دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ایک درد بھرا پیغام شائع شدہ موجود ہے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دوست کے بارہ میں عرض کیا کہ بعض ابتلاؤں کا اندیشہ ہو گیا ہے اور ہم و غم کا ان کے دل پر غالب آنے کا خوف ہے۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"میں نے دعا تو بہت کی ہے اور التزاماً کرتا ہوں لیکن مجھے بھی یہ فکر رہتی ہے کہ ہر شخص دنیا کے غم و ہم میں گرفتار ہے دین کے غم و ہم کا موقع انہیں کب ملے گا۔ اِس زندگی میں مصائب کا آنا ضروری ہے اور انسان کی زندگی کے محدود اوقات میں کوئی نہ کوئی وقت کسی حادثہ اور رنج کا نشانہ ہوتا ہے۔ اگر اسی طرح ایک شخص کی روح دنیا کے بگڑے ہوئے معاملات کی فکر میں پیچ و تاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھاتی رہے تو وہ وقتِ صافی اسے
کب میسّر آئے گا جبکہ اس کا سارا
غم و ہم دین ہوگا۔ وہ جماعت جس
نے بیعت میں اقرار کیا ہے کہ وہ
دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے وہ
بھی اگر اسی دلدل میں دن رات پھنسے
ہیں تو بتائیں وہ اس نازک عہد کے
ایفاء کی طرف کب توجہ فرمائینگے ...."

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر فرماتے ہیں :-

"کاش لوگوں کی سمجھ میں یہ بات
آجاتی کہ جس شخص کا تمام ہم و غم دین
کے لئے ہوتا ہے اس کے دنیا کے
ہم و غم کا اللہ تعالیٰ متکفل و متولی
ہو جاتا ہے ـــــ میں نے کبھی
نہیں سُنا اور نہ کوئی کتاب گواہی
دیتی ہے کہ کبھی کوئی نبی بھوکا مرا
ہو یا اس کی اولاد دروازوں پہ
بھیک مانگتی پھرتی ہو۔ ہاں دنیا
کے ملوک اور امراء اور اغنیاء کا
یہ بُرا حال اکثر سُنا گیا ہے کہ ان
کی اولاد نے در بدر ٹکڑے مانگے
ہیں۔ خدا تعالیٰ کی سُنّت مستمرہ ہے
کہ کبھی کوئی کامل مومن بسترِ نرم
سے خاکسترِ گرم پر نہیں بیٹھا اور نہ
اس کی اولاد کو روزِ بد دیکھنا
نصیب ہوا۔ اگر لوگ اِن باتوں پہ
پختہ ایمان لے آئیں اور سچا اور پاک
بھروسہ اللہ تعالیٰ پر کر لیں تو ہر قسم کی
روحانی خودکشی اور دلی جلن سے
رہائی پا جائیں ..... زندگی
ناقابلِ اعتبار ہے۔ فرصت بہت کم
ہے۔ ہر ایک کو چاہیئے کہ دین کی
فکر میں لگ جائے۔ اس سے بہتر
نسخہ عمر بڑھانے اور برکت کا نہیں۔"

(ملفوظات جلد ہفتم ص۳۹۱ تا ۳۹۳)

یہ امر بھی یاد رکھئے کہ ہم تحریک جدید کا چندہ اور اسلام کی خدمت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے سے ہی اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش نہیں ہو جاتے بلکہ اگر ہم اِس دعوے میں سچے ہیں کہ اسلام ہی اس وقت نجات کا ذریعہ ہے تو ہمیں اپنی زندگیوں میں عمل سے اسلامی تعلیمات کی برتری ثابت کر کے دکھانا ہوگی۔ آج مغربی اقوام انتہائی ترقی کرنے کے باوجود آہستہ آہستہ مذہب کی طرف آ رہی ہیں۔ وہ یہ خوب سمجھنے لگ گئی ہیں کہ انہیں حقیقی سکون صرف مذہب اور روحانی اقدار کے ذریعہ ہی مل سکتا ہے۔

پس ہماری جماعت پر یہ بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم عمل کے میدان میں بھی اپنے آپکو اسلام کا چلتا پھرتا نمونہ نظر آئیں اور اس طرح اسلام کی سچائی اور اس کی فوقیت کو دنیا پر ثابت کر دیں۔ تب وہ دن بھی آجائے گا کہ دنیا میں ایک ہی معبود ہوگا اور

ایک ہی مذہب یعنی اسلام۔ اور ساری دنیا محمدؐ
صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں گرنا اپنے لئے فخر
سمجھے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس آؤ ہم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور اپنی
کوتاہیوں سے خدائی بادشاہت کے قیام کو پیچھے نہ
ڈالیں بلکہ قریب سے قریب تر لے آئیں اور یہی وہ
خدائی بادشاہت ہے جس کے متعلق سیدنا حضرت
مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر یہ
اعلان فرمایا کہ:۔

"اے تمام لوگو سن رکھو کہ یہ اُس
کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و
آسمان بنایا۔ وہ اپنی اِس جماعت
کو تمام ملکوں میں پھیلا دیگا اور
حجت اور برہان کی رُو سے سب
پر ان کو غلبہ بخشیگا۔ وہ دن آتے
ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف
یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت
کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس
مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ
اور فوق العادت برکت ڈالے گا
اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے
کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور
یہ غلبہ ہمیشہ رہیگا یہانتک کہ قیامت
آجائیگی۔" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۵-۶۶)

احمدیہ مشن غانا

آج سے چند سال پہلے غانا کا نام گولڈ کوسٹ تھا جب گولڈ کوسٹ کو آزادی ملی تو وہاں کے صاحبِ اقتدار لوگوں نے فیصلہ کیا کہ ملک کا نام بدل کر غانا کر دیا جائے کیونکہ پرانے زمانوں میں یہ علاقہ اور اس کے ارد گرد کے کچھ اور علاقے ملا کر غانا کے نام سے موسوم تھے۔

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؓ سب سے پہلے احمدی مبلغ تھے جنہوں نے غانا (گولڈ کوسٹ) میں احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ آجکل الحاج مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم اس مشن کے انچارج ہیں۔ (آپ مغربی افریقہ زون کے بھی انچارج ہیں)۔

ایک سیکنڈری سکول اور تیس۳۰ کے قریب پرائمری سکول اور ایک مشنری ٹریننگ کالج اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعلیمی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

ایک ماہوار اخبار گائیڈنس اشاعتِ اسلام اور تربیت کے کاموں میں مدد دیتا ہے۔

پاکستانی مبلغین کے علاوہ ایک اچھی خاصی تعداد مقامی مبلغین کی بھی فریضہ تبلیغ سرانجام دے رہی ہے +

سویرا

مَیں نے کیسا بندھن باندھا کیسی پریت لگائی
میری وفا کتنی مستحکم وہ کتنے ہرجائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شب بھر دل کو ڈستی رہی ہے تاریکی تنہائی
تم آئے تو نورِ سحر نے لے لی ہے انگڑائی

اب تو چاروں سمت ہر اک شے جگمگ جگمگ چمکے
تم مینار ہو تم نے ہر اک اور ضیاء پھیلائی

کون آئے میدانِ دُعا میں کس کو ہے یہ مان
وحدت کا پیغام سُنا، تثلیث بڑی گھبرائی

یوروپ کے اصنام لگے ہیں گرنے مُنہ کے بل
مغرب نے مشرق سے شاید مات ہمیشہ کھائی

دُور اُفق پر ایک سویرا جھلمل جھلمل آیا
مغرب سے نکلے، یہ سورج کے دل میں کیا آئی

حیرت ہے مجھ کو ان لوگوں پر جو کہتے ہیں
اِس کو کون غزل کہتا ہے، یہ تم نے کیوں گائی

نسیم سیفی

شذرات

آسمانی صُور

گناہ اللہ تعالیٰ سے دُوری کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا قرب اللہ تعالیٰ کی نصرت ہی سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اور جب بحر و بر میں فساد پیدا ہوتا ہے اور بنی نوع انسان اپنے خالق سے دُور چلا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے مامور کے ذریعہ اُن کی ہدایت کا سامان بہم پہنچاتا ہے۔ بڑے پیمانہ پر دنیا کی اصلاح صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے مامورین ہی کے ذریعہ ہوتی رہی ہے —— اور ہوتی رہے گی —— یہ تو ممکن ہے کہ کسی ایک آدھ اخلاقی خرابی کو دنیاوی یا دینی علم کے ماہروں نے کسی خاص وقت میں درست کرنے کی کوشش کی ہو اور وہ کسی حد تک کامیاب بھی ہو گئے ہوں لیکن اگر خرابی بڑے پیمانے پر ہو تو پھر بڑے سے بڑے لیڈر کو یہ کہے بغیر چارہ نہیں رہتا کہ معاملہ اس کی طاقت سے بڑھ کر ہے۔

مولانا ابوالکلام آزاد برصغیر ہند و پاکستان کی ایک مانی ہوئی ہستی تھے۔ بہت بڑے عالم اور بہت بڑے مجاہد (سیاسی اختلاف کے باوجود) لیکن وہ بھی گھبرا کر پکار اُٹھے:۔

"میں وہ صُور کہاں سے لاؤں
جس کی آواز چالیس کروڑ دلوں کو

خوابِ غفلت سے بیدار کر دے۔
میں اپنے ہاتھوں میں وہ قوت
کیسے پیدا کروں کہ ان کی سینہ کوبی
کے شور سے سرگشتگانِ خوابِ موت
ہوشیار ہو جائیں اور کہاں ہیں وہ آنکھیں
جن کو دردِ ملت میں خونباری کا دعویٰ
ہے۔ کہاں ہیں وہ دل جن کو زوالِ
اُمت کے زخموں پر ناز ہے۔ کہاں
ہیں وہ جگر جو آتشِ غیرت و حمیت کی
سوزش کے لذت آشنا ہوں اور
پھر آہ کہاں ہیں اس برہم شدہ انجمن
کے ماتم گسار، اس برباد شدہ قافلہ
کے نالہ ساز، اس صفِ ماتم کے فغاں سنج
اور اس کشتیٔ طوفان کے مایوس مسافر
جن کی موت و حیات کے آخری لمحے
جلد جلد گزر رہے ہیں اور وہ بے خبر
ہیں یا خاموش۔ روتے ہیں یا مایوسی سے
چپ و راست نگراں۔ مگر نہ ان کے
ہاتھوں میں اضطراب ہے نہ پاؤں میں
حرکت نہ ہمتوں میں اقدام نہ ارادوں
میں عمل کا ولولہ۔ دشمن شہر کے دروازوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو توڑ رہے ہیں اور اہلِ شہر رونے
میں مصروف ہیں۔ ڈاکوؤں نے قفل
توڑ دیئے ہیں اور گھر والے سوتے ہیں۔"

خدا کا شکر ہے کہ ایک گھر والا اُٹھا اور اُس نے ڈاکوؤں کا تعاقب کر کے ان کو ایسی ہزیمت دی کہ وہ پھر کبھی اِس طرف کا رُخ نہ کریں گے۔ اور اس نے گھر کو اتنا محفوظ کر دیا کہ اب اس کی طرف کسی کو آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی جرأت نہیں ہو سکتی۔ اسکے پاس آسمانی نُور تھا اور اُس نے نہ صرف چالیس کروڑ مسلمانوں کو خوابِ غفلت سے بیدار کیا بلکہ اس نُور کی آواز ساری دنیا میں پہنچی اور ہر طرف مسلمانوں میں بیداری کے آثار نظر آنے لگے۔ اس کے ہاتھوں میں وہ قوت تھی کہ اس کی وفات پر مولینا عبداللہ العمادی نے لکھا:۔

"وہ شخص، بہت بڑا شخص، جس کا
قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص
جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا دنیا
سے اُٹھ گیا۔ ایسے شخص جن سے مذہبی
یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو
ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے۔ یہ نازش
فرزندانِ تاریخ بہت کم منظرِ عام
پر آتے ہیں اور جب آتے ہیں تو
دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر کے
دکھا جاتے ہیں۔ آئندہ امید نہیں کہ
ہندوستان کی مذہبی دنیا میں اِس
شان کا شخص پیدا ہو۔"

اسی طرح مرزا حیرت دہلوی نے لکھا:۔

"اگرچہ مرحوم پنجابی تھا مگر اس
کے قلم میں اس قدر قوت تھی کہ آج
سارے پنجاب میں بلکہ بلندیٔ ہند میں
اِس قوت کا کوئی لکھنے والا نہیں۔ اس کا
پُرزور لٹریچر اپنی شان میں بالکل نرالا
ہے اور واقعی اس کی بعض عبارتیں
پڑھنے سے ایک وجد کی سی کیفیت
طاری ہو جاتی ہے۔"

یہ تھے حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں دنیا کی اصلاح کیلئے مامور فرمایا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موسم کی شدّت

چوہدری علی اکبر خان مرحوم (سابق وزیر داخلہ و امور کشمیر) سے کسی نے پوچھا کہ کیا سوڈان کے ان علاقوں میں جہاں عیسائیت پھیل گئی ہے، مسلمان تبلیغ کے لئے نہیں جاتے۔ تو آپ نے فرمایا:۔

"یہ بات بڑی حد تک افسوسناک ہے کہ مسلمان علماء اوّل تو ان علاقوں میں گئے ہی بہت کم ہیں اور جو گئے ہیں وہ یہاں کے موسم کی شدت سے گھبرا کر واپس لوٹ آئے اور عیسائی مبلغین نے اس صبر آزما مشقت کو برداشت

مغرب پیاسا ہے

(از مکرم صلاح الدین خان صاحب واقفِ زندگی)

"جی چاہتا ہے کہ میں شہروں کی اس گہما گہمی سے کہیں دُور بھاگ جاؤں اور کسی ویرانے میں جھونپڑی سی ڈال کر وہیں بس جاؤں۔ گڈریوں کے ساتھ پھروں۔ اونٹوں کی نکیل تھامے اِدھر اُدھر گھوموں۔ جو روکھی سوکھی ملے اسی پر قناعت کروں۔ تکلفات اور رسم و آداب کی پابندیوں کو توڑ دوں۔ یہ رکھ رکھاؤ، قرینے اور سلیقے مجھے ایک آنکھ نہیں بھاتے۔ شہری زندگی کی اس ہماہمی اور تگ و دو سے میرا دل اکتا گیا ہے ....." ایک ڈچ نوجوان کی زبان سے یہ انوکھے الفاظ سُن کر میری انگلیوں میں کافی کی پیالی دھرنے کی سکت نہ رہی۔ مجھے یوں معلوم ہوا جیسے میرے کانوں نے کچھ غلط سُنا ہے۔ ایسے کلمات ایک سنجیدہ اور باوقار نوجوان کی زبان سے ادا نہیں ہو سکتے۔ حیران و ششدر نظروں سے میں چند ثانیے تک اس کی نگاہوں میں گھورتا رہا جیسے مجھے ان کے پیچھے کوئی تحریر مل جائے جو یہ کہہ رہی ہو کہ نوجوان جو کچھ کہہ رہا ہے دیانتداری سے نہیں کہہ رہا ہے۔ مگر جلد ہی مجھے اپنے کانوں پر اعتبار کرنا پڑا کیونکہ اس کی آنکھوں میں جھوٹ اور بناوٹ کی کوئی جھلک دکھائی نہیں دی۔

یہ چند سال اُدھر کی بات ہے میں ان دنوں ہالینڈ کے خوبصورت شہر ہیگ میں بطور مشنری متعین تھا۔ ایک پبلک میٹنگ میں یہ نوجوان اپنی بیوی کے ہمراہ مشن ہاؤس میں تشریف لائے تھے۔ اور مجھے اتوار کی شام کو اپنے گھر آنے کی دعوت دے گئے تھے۔

ہیگ کے ایک شمال مغربی حصہ میں ایک خوبصورت فلیٹ میں یہ میاں بیوی رہائش پذیر تھے۔ صاف ستھرا ڈرائنگ روم تھا۔ آسائشی چیزیں دلکش قرینے سے رکھی تھیں۔ خوشحال تھے، آسائش کے سامان موجود تھے۔ ان کی شادی کو پانچ سال بیت گئے تھے مگر قسمت کا اندھیرا ولاد ایسے پیارے پھولوں سے ان کا چمن خالی تھا۔ میں نے ان کی بیوی سے سوال کیا "کیا آپ بھی یہ پُر رونق آسائشوں سے بھرپور زندگی چھوڑ کر بیابانوں میں رہنا پسند کرتی ہیں؟"

"ہاں ہاں، ہم دونوں ہی اس پُر تکلف زندگی سے اُکتا گئے ہیں۔" اس خاتون نے اطمینان سے جواب دیا۔

مغرب میں کشائش اور آسائشوں کی ریل پیل سے بھرپور زندگی کی گہرائیوں میں ذرا جھانکیئے گا تو آپ کو جگہ جگہ بے کلی اور بے اطمینانی کی سسکیاں سی سُنائی دیں گی۔

ایک مرتبہ وہاں ہمارے مشن ہاؤس میں عرب کا ایک شیخ افرادِ خاندان پر مشتمل اپنا چھوٹا سا قافلہ لیکر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وارد ہوا۔ جب یہ خبر عام ہوئی تو پوچھتے پچھاتے ایک ڈچ نوجوان عورت بھی وہاں آ گئی۔ اس وقت شام کا دھندلکا گہرا ہو گیا تھا اور بتیاں روشن کر دی گئی تھیں۔ شیخ کو نیچے مردانے میں بٹھایا گیا تھا اور ان کی عورتیں اُوپر زنان خانہ میں چلی گئی تھیں۔ اسی روز کوئی پندرہ سولہ اخباری نمائندے گلے میں کیمرے لٹکائے شیخ کے پہنچنے سے چند گھڑیاں قبل وہاں آ دھمکے تھے۔ شیخ کے ویگن سے اُترتے ہی انہوں نے ترت پھرت اپنی مرضی کی تصاویر اُتار لیں۔ لیکن انہیں تو شیخ کے جلو میں متعدد بیویاں دیکھنے کی تمنا تھی۔ حیلوں بہانوں سے وہ فٹ پاتھ اور مشن ہاؤس کے باغیچہ میں ٹہل رہے تھے کہ جونہی عورتیں ذرا پردہ سرکائیں تو انہیں کیمرہ کے شیشے میں اُتار لیں۔ یہ معاملہ دیکھ کر ہم اُن کو شیخ کے پاس لے گئے کہ آئیے ان کے پاس بیٹھ کر ذرا کافی نوش کیجئے۔ کچھ تو آ گئے اور کچھ نے معذرت کی کہ دیر ہو گئی ہے اب ہم جا رہے ہیں۔ اِس فرصت میں قافلہ کی عورتوں سے کہا گیا کہ وہ اب چپکے سے اُوپر کی منزل پر چلی جائیں کیونکہ وہاں وہ اِن کیمروں کی تیز آنکھوں سے محفوظ رہیں گی۔ وہ تو چُپ چُپاتے اُوپر چلی گئیں مگر اگلے دن اخبارات میں اُن خواتین کی تصاویر چھپ گئیں (نہ جانے ان اخباری فوٹو گرافروں نے کیسے چوری کی تھی۔ ان اخباری نمائندوں نے ایک غلط بیان کی بنا پر یا دیدہ و دانستہ یہ تو وہی جانتے ہیں) کہ شیخ اپنی چھ بیویوں کے ہمراہ ہیگ میں وارد ہوا ہے۔ حالانکہ یہ شیخ کی چھ بیویاں نہ تھیں یہ تو شیخ کے بیٹوں اور بھتیجوں کی بیویاں تھیں۔ بس یونہی خبر کو ذرا سنسنی خیز بنانے کے لئے انہوں نے ایسا چھپوا دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شام کو جب شیخ اور اس کے ساتھیوں کو نیچے شام کا کھانا پیش کیا گیا تو اُوپر عورتوں کو بھی کھانا دیدیا گیا۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ڈچ نوجوان خاتون شیخ کے نواسوں اور پوتوں کو بالکونی پر بٹھائے بڑے پیار سے انہیں کھلا رہی ہے۔ ایک بچہ روٹھ گیا اُسے منانے کو سو جتن کر رہی ہے۔ اِدھر ایک دوسرے بچہ کی ناک بہنے لگی ہے تو وہ اپنا رومال نکال کر اس کی ناک صاف کر رہی ہے۔ ایک مہذب ڈچ خاتون کا بدوی بچوں سے یہ التفات دیکھ کر مجھے بڑی حیرت ہوئی۔

اگلے دن صبح گیارہ بجے جب میں شیخ کا حال پوچھنے سمندر کے کنارے اُس جگہ پہنچا جہاں یہ قافلہ خیمہ زن تھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہی نوجوان لڑکی عربی عورتوں کے ساتھ لکڑیاں جمع کر رہی ہے اور مٹی کے ڈھیلوں اور پتھروں سے بنائے ہوئے چولہے میں آگ جلانے کی کوشش کر رہی ہے۔ دھوئیں سے اس کی آنکھیں لال ہو رہی تھیں لیکن پھر بھی اس کے چہرہ سے ایک اطمینان کی کیفیت جھلک رہی تھی۔ مجھے یہ منظر دیکھ کر پہلے سے بھی زیادہ حیرت ہوئی۔ ہالینڈ جیسے ترقی یافتہ ملک کی خاتون جسے پکانے کی ضرورت پڑتی ہے تو گیس اور بجلی کے چولہوں میں پکاتی ہے۔ جھاڑو دینے کی مشین موجود

ہے، کپڑے بھی مشین دھوتی ہے۔ ایسے گھرانے کی خاتون اس طرح زمین پر بیٹھی برتن مانجھ رہی ہے اور لکڑیوں سے آگ سلگانے کی کوشش میں آنکھیں سرخ کر رہی ہے آخر اس میں کیا دلچسپی ہے۔

مَیں آگے بڑھا اور اس خاتون سے کہا۔

"کل آپ ان کے بچّوں کو کھلا رہی تھیں اور آج یہاں پہنچ کر ان کے ساتھ دُھوئیں سے آنکھیں خراب کر رہی ہیں آخر آپ کو یہ کیا دلچسپی پیدا ہو گئی ہے؟"

"یہ بڑی دلچسپ زندگی ہے۔ دیکھئے کتنی سادگی ہے۔ ہماری تکلفات کی زندگی میں اب کیا دھرا ہے، محض بناوٹ ہے۔ خلوص و محبّت جانے کہاں عنقا ہو گئے ہیں۔"

اس جواب پر مَیں خاموش ہو گیا۔ اُس نے اِن چند الفاظ میں اپنے معاشرہ کا پوسٹ مارٹم کر کے رکھ دیا تھا۔

مغربی معاشرہ میں خلوص، محبّت، دوستی اور حقیقی ہمدردی کے نہ ہونے کا احساس مجھے شروع ہی میں ہو گیا تھا۔ ان کی سوسائٹی کا یہ کھوکھلا پن ایک مشرقی آدمی کو چند ہی دنوں میں نظر آنے لگتا ہے لیکن اب اس کی داستان خود ان کی زبان سے سُن چکا تھا۔

ایک وہ ڈچ میاں بیوی جو مجھے اپنے گھر لے گئے تھے اور دوسری یہ نوجوان خاتون، یہ دونوں کردار مغربی معاشرہ کے ان پہلوؤں کی عکاسی کر رہے تھے۔ ان دونوں کرداروں نے میرے احساس کو جھنجھوڑ دیا کہ مغرب آج پیاسا ہے۔ وہ پیاسا ہے خلوص و محبّت کا۔ وہ پیاسا ہے سچّی دوستی اور ہمدردی کا وہ پیاسا ہے صدق و وفا اور سچّی غمخواری کا۔ وہ پیاسا ہے اخوّت، محبّت بھری خانگی زندگی اور حقیقی دوستی کے امتزاج سے نکلتی ہوئی سہ آتشہ شراب کا۔ لیکن سوال یہ ہے کیا ہم اسے یہ چیزیں دیتے ہیں؟ اگر دیتے ہیں تو ہمارے عقائد اور ہمارے نظریات بھی ان کے لئے ثمرِ شیریں کے حامل ہوں گے؟ لیکن ہمارا کردار اِس پہلو سے خالی ہے تو ہمارے خیالات و افکار اس درخت سے زیادہ اہمیت نہیں رکھ سکتے جو توانا تو خوب ہو مگر پھل نہیں دیتا ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

(بقیہ صفحہ ۱۵)

کیا اور پتہ مار کر کام کیا ہے۔ میرے نزدیک اِس بات کی سخت ضرورت ہے کہ ان علاقوں میں تبلیغی کام کیا جائے۔" (الفضل ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۷ء)

احمدیہ جماعت کے مبلغین اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساری دنیا میں موجود ہیں۔ وہ تخت بستہ علاقوں میں بھی گئے ہیں اور تپتے ہوئے صحراؤں میں بھی۔ لیکن یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ان میں سے آج تک کسی نے کسی علاقہ سے اسلئے مُنہ نہیں موڑا کہ وہاں کا موسم "شدید" ہے۔ مبلّغ کے لئے بھلا موسم کی شدّت کیا معنی رکھتی ہے وہ تو خدائے قادر و توانا کا پیغام لیکر جاتا ہے اور اِس عزم کے ساتھ جاتا ہے کہ ع

ہر چہ باداباد ما کشتی در آب انداختیم ٭

تحریک جدید کی خبریں

ہالینڈ میں تبلیغ اسلام کی مساعی

مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل مبلغ ہالینڈ تحریر فرماتے ہیں کہ عوام سے قریبی تعلق اور رابطہ کے لئے مشن ہاؤس میں غیر مسلم علماء کی تقاریر کا بھی انتظام کیا جاتا ہے جو بفضلہ تعالیٰ اپنے نتائج کے لحاظ سے نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔ یہ پروگرام مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب امام مسجد ہالینڈ کی نگرانی میں منعقد ہوتا ہے اور ہر سال "موسم سرما کا پروگرام" کے عنوان سے سرانجام پاتا ہے۔ ان جلسوں میں ممبرانِ جماعت کے علاوہ ان غیر مسلم احباب کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے جو کسی نہ کسی رنگ میں مشن سے تعلق کا اظہار کرتے ہیں۔ ان مواقع پر انکی خدمت میں مفت لٹریچر پیش کیا جاتا ہے اور اس طرح ان لوگوں تک پیغام حق پہنچایا جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر مسلم علماء کو بلانے ہی کا نتیجہ ہے کہ ایک بین الاقوامی تنظیم جو "ورلڈ کانگریس آف فیتھس" کے نام سے مشہور ہے اسکی ہالینڈ برانچ نے ہمارے مشن ہاؤس میں جلسہ منعقد کرنے کی درخواست کی چنانچہ نہ صرف اسے جلسہ کرنیکی اجازت دیگئی بلکہ جلسہ کو کامیاب بنانے کیلئے متعدد اصحاب کو اپنی طرف سے بھی مدعو کیا۔

سال بھر میں بیس پچیس ایسے وفود ضرور مسجد دیکھنے آتے ہیں جو از خود اسلام میں دلچسپی لے رہے ہوتے ہیں یا جو ہمارے لٹریچر کی وجہ سے ہماری طرف توجہ کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ ان وفود میں عیسائی علماء کے علاوہ سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلباء بھی شامل ہوتے ہیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے آہستہ آہستہ نوجوانوں کو اسلام سے قریب ہونے کا موقع مل رہا ہے۔

گزشتہ ایام میں سات مؤقر جرائد نے مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب کا انٹرویو شائع کیا اور اس طرح ہزاروں ہزار لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچ گیا۔ ریڈیو پر خبروں کے علاوہ ٹیلیویژن والوں نے بھی مسجد کے مختلف مناظر دکھائے۔

جزائر فجی

مکرم مولینا نور الحق صاحب انور جو پہلے مشرقی افریقہ اور امریکہ میں فریضہ تبلیغ سرانجام دے چکے ہیں۔ امسال مارچ کے مشروع میں فجی پہنچے۔ ان سے پہلے وہاں مکرم شیخ عبدالواحد صاحب تبلیغ اسلام میں مصروف تھے۔ مولانا موصوف کے فجی پہنچتے ہی ریڈیو فجی نے آپکا اردو اور انگریزی زبان میں انٹرویو لیا اور اپنے اردو اور انگریزی پروگراموں میں نشر کیا۔ جماعت کی طرف سے مختلف علاقوں میں کئی استقبالیہ جلسوں پر غیر از جماعت دوست بھی مدعو تھے جنکو ایک رنگ میں احمدیت سے مزید واقفیت حاصل کرنیکا موقع مل گیا اور بعض کو شدت سے اس بات کا احساس پیدا ہوا کہ اسلام کے لئے صحیح معنوں میں قربانی کرنیوالی جماعت وہی احمدیہ جماعت ہی ہے جو باقاعدگی کے ساتھ اور ایک تنظیم کے ماتحت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدمتِ اسلام سرانجام دے رہا ہے۔ مولوی صاحب کی اس بات کا بھی ان پر بہت اچھا اثر ہوا کہ آپ نے اس سے پہلے مشرقی افریقہ اور امریکہ میں بھی خدمتِ اسلام کے سلسلہ میں کافی وقت گزارا ہے۔

فجی میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے عیسائیوں کے علاوہ ہندوؤں کو بھی اسلام کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے چنانچہ مولوی انور صاحب کے وہاں پہنچتے ہی ایک ہندو ٹیچر حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے اور اس سے اگلے ماہ ایک اور ہندو دوست کو اسلام قبول کرنے کی سعادت ملی۔

سنگاپور

مکرم مولوی محمد عثمان صاحب چینی سنگاپور میں فریضۂ تبلیغِ اسلام سرانجام دے رہے ہیں۔ سنگاپور میں چینی مسلمان بھی ہیں چنانچہ مولوی صاحب موصوف ان سے تعلقات بڑھانے میں کوشاں ہیں تاکہ جس رنگ میں بھی ممکن ہو ان کی مدد کر سکیں۔ کچھ عرصہ سے مسلمانوں کو ایک جگہ جمع کرنے کے لئے ماہوار جلسے شروع کئے گئے ہیں۔ ہر جلسہ کسی ایک مسلمان کے گھر پر کیا جاتا ہے۔ اس طرح ایک تو سب کا آپس میں تعارف ہو جاتا ہے اور دوسرے اسلام کی ترقی کی تجاویز پر غور کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ مکرم مولوی صاحب موصوف نے سنگاپور کی نیشنل لائبریری میں اسلامی لٹریچر رکھنے کا بھی انتظام کیا ہے چنانچہ اسلامی اصول کی فلاسفی، احمدیت یعنی حقیقی اسلام اور انٹروڈکشن ٹو دی سٹڈی آف دی ہولی قرآن لائبریری کو دی گئیں۔ ایک یونیورسٹی کی لائبریری کو بھی کئی کتب مہیا کی گئیں۔

بدھوں سے واقفیت پیدا کرنے کے لئے مکرم مولوی صاحب اُنکے مندر میں تشریف لے گئے اور وہاں کے پروہت سے گفتگو کے دوران ان سے کہا کہ ہم سب کو ایکدوسرے کے مذہب کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولوی صاحب موصوف کو تبلیغ کے میدان میں نمایاں کامیابی عطا کرے۔ آمین

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ کے مرکبات

- اکسیر پائیوریا۔ دانتوں اور مسوڑھوں کی تکالیف کا شافی علاج۔ قیمت ایک روپیہ پچاس پیسہ صرف۔
- مفید منجن۔ دانتوں کو صاف اور چمکدار، مسوڑھوں کو مضبوط اور منہ کو خوشبودار بناتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔
- تریاقِ معدہ۔ معدہ اور پیٹ کے امراض کیلئے مفید دوا۔ پیٹ درد، بدہضمی، اپھارا اور قبض کیلئے مفید ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔
- سرمہ ہمدرد چشم۔ کمزوریٔ نظر، آنکھوں سے پانی بہنا، خارش اور ککروں کیلئے از حد مفید ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔
- پیامِ نور۔ تلی اور جگر کا بڑھ جانا، ضعفِ جگر، ضعفِ ہضم، دائمی قبض اور خرابیٔ خون کو دور کرتا ہے۔ قیمت چار روپے۔
- حبوب مفید اٹھرا۔ مرض اٹھرا کا مشہور اور کامیاب علاج۔ مکمل کورس پندرہ روپے۔
- اکسیر اولادِ نرینہ۔ مرض اٹھرا اور اولادِ نرینہ کے لئے بفضلہٖ کامیاب علاج۔ قیمت مکمل کورس پندرہ روپے۔

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ۔ ٹیلیفون نمبر ۳۴

ایک نئی کتاب

مکرم جناب میجر عبدالحمید صاحب سابق مبلغ امریکہ کی کتاب "اسلام اور عیسائیت" (بزبان انگریزی) عنقریب شائع ہو کر فروخت ہونا شروع ہو جائے گی۔ یہ کتاب امریکہ کے ایک پبلشر نے شائع کی ہے اور اگرچہ امید ہے کہ پاکستان میں بھی کسی کو وہ اس کتاب کی ایجنسی دے کر یہاں اس کی فروخت کا انتظام کر دیں گے۔ لیکن جو دوست امریکہ سے منگوانا چاہیں ان کے لئے پبلشر کا پتہ درج ذیل ہے:-

THE CARLTON PRESS INC

84 FIFTH AVENUE

NEW YORK N.Y. 1011

U.S.A.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرزمینِ قادیان کا اوّلین دواخانہ

جسے ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

دوائی خاص زنانہ امراض کا واحد علاج دواونس کی قیمت چھ روپے	قدیمی ـــــ اوّلین ـــــ شہرۂ آفاق **حبّ اٹھرار جسٹرڈ** مکمل کورس سولہ روپے	**زود جام عشق** طاقت کی لاثانی دوا قیمت ۶۰ گولی سولہ روپے
حبّ مفید النساء بے قاعدگی کا بہترین علاج پانچ روپے	**ہمارا اصول** ● صاف ستھرے اجزاء ● دیانتدارانہ دوا سازی ● عمدہ پیکنگ ● غریبانہ قیمت ● مخلصانہ مشورہ **اور** اِسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپکی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں!	**نرینہ اولاد گولیاں** انعام خداوندی قیمت فی کورس پندرہ روپے
حبّ مسان سوکھے کی مجرب دوا تین روپے	**حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ** بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ	**معین الصّحت** تلی، جگر، خرابی جگر اور یرقان کا علاج پانچ روپے

"میدانِ عمل"

از

نسیم سیفی

سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ

آپ کی تبلیغی کوششوں میں

یہ کتاب

انشاء اللہ مفید ثابت ہوگی

سیفی برادرز، ۴۔ میکلوڈ روڈ لاہور

تبلیغی ماہنامہ

الفرقان ضرور خریدیں!

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"فخر اور مستطیع احباب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خود خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیکدل اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم احباب کے نام بھی جاری کرانا چاہیئے۔"

سالانہ چندہ:۔ چھ روپے

مینجر الفرقان ربوہ

اچھوتے اور بے مثل

ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے

جڑاؤ و سادہ سٹ

اور

چاندی کے خوشنما برتن۔ ٹی سٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ۔ دی مال۔ لاہور۔ فون ۲۶۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مفید اور مؤثر دوائیں

ـــــ نور کاجل ـــــ

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور تندرستی کے لئے مفید ترین جڑی بوٹیوں کا جوہر، آنکھوں کی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ بچوں، عورتوں اور مردوں سب کے لئے مفید۔

قیمت فی شیشی۔ سوا روپیہ

ـــــ تریاق اٹھرا ـــــ

اسقاطِ حمل، بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا، یا کمزور رہنے کے لئے مشہور عالم گولیاں۔

قیمت مکمل کورس پندرہ روپے

ـــــ نورِ نظر ـــــ

اولادِ نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی بہترین تجویز۔ قیمت مکمل کورس ۲۵ روپے۔

ـــــ سُرمہ خورشید ـــــ

دُھند، غبار، خارش، کُکرے، موتیا بند اور دیگر امراضِ چشم کیلئے اکسیر اور لاجواب۔ قیمت ۷۵ پیسے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

فون نمبر ۳۸

مومن کلاتھ ہاؤس

سُوتی و ریشمی کپڑے کا

بہترین مرکز

دیانت ہمارا نصب العین ہے

سیّد محمد افضل شاہ، خواجہ عبدالمومن

گولبازار۔ ربوہ

بیمار بہنوں کے لئے نایاب تحفہ

عدم فائدہ پر ـــــ قیمت واپس

ایک ہزار مریض عورتوں کی مصدقہ دوا

سیپاٹون

یہ دوا سیلان الرحم، بندش حیض، درد سے آنا، زیادہ آنا، بانجھ پن، ورم رحم، اعصابی درد، باؤ گولہ کیلئے کامیاب دوا ہے سینکڑوں عورتیں اس سے صاحبِ اولاد بن چکی ہیں۔ کثرتِ اولاد سے پیدا ہونیوالی کمزوری کو دُور کر کے چہرہ کو سُرخ بناتی ہے۔ ہر موسم، ہر عمر اور ہر مزاج کے لئے یکساں مفید۔ آزمائش شرط ہے۔

قیمت فی شیشی علاوہ محصول ڈاک ۵ روپے

ملنے کا پتہ

ایچ پی فارمیسی دھوریہ (کھاریاں) ضلع گجرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی اصول کی فلاسفی

انگریزی

وکالتِ تبشیر نے اسلامی اصول کی فلاسفی نہایت خوبصورت (پیپر بیک) چھپوائی ہے۔ پاکستان میں یہ کتاب آرڈیکو لمیٹڈ گولبازار ربوہ ضلع جھنگ سے مل سکتی ہے۔

اس سلسلہ میں آپ ہمیں بھی لکھ سکتے ہیں اسلامی لٹریچر کے سلسلہ میں ہم آپ کی ہر ممکن مدد کرنے کو تیار ہیں۔

مینیجر ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

روزنامہ

الفضل

ربوہ

الفضل ہمارا، آپ کا اور سب کا اخبار ہے۔

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے اقتباسات، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات، علماء سلسلہ کے اہم مضامین، بیرونی ملکوں میں احمدیہ جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور اہم ملکی اور عالمی خبریں شائع ہوتی ہیں۔

آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔ اس کی توسیع اشاعت آپ کا جماعتی فرض ہے ؛

دفتر دوم کی

انیس ۱۹ سالہ کتاب

خوشخبری برائے مجاہدین دفتر دوم

اس یادگاری کتاب کی طباعت پر غور ہے

اس میں وہ تمام مجاہدین ہوں گے جن کا چندہ ۱۹۴۸ء سے ۱۹۶۴ء تک ہر سال بغیر کسی ناغہ کے وصول ہوگا۔

اسلئے

اپنے ناغہ کے سالوں کو ابھی سے پُر کر لیجئے

بفضل خدا تعالیٰ ان بیماریوں سے شفا حاصل کریں

بواسیر خونی ہو یا بادی، مسّے اندر ہوں یا باہر۔ دمہ پرانا بخار۔ پتھری ریت۔ جوڑوں کا درد۔ اولاد نہ ہونا۔ جسمانی کمزوری۔ دماغی و اعصابی کم طاقتی کا بہترین علاج طلب فرمائیں

مفت

خط لکھ کر کتاب "آبِ حیات" منگا کر اپنی صحت کو چار چاند لگائیں۔

چشتیہ دواخانہ شیرو۔

ڈاکخانہ جام پور۔ ضلع ڈیرہ غازی خاں